جوابی غزل بہ غزل جگر مرادآبادی

خود اپنے نقش باطل کو مُقابل دیکھنے والے
ذرا آنکھیں تو کھول اُو ہستیِ دل دیکھنے والے

نقائص کو حقیقت کے مماثل دیکھنے والے
مناظر دیکھ لے پہلے منازل دیکھنے والے

سرِ محفل ہیں جمّع رنگِ محفل دیکھنے والے
اُرے بیگانہ خُو رُوئے مشاغل دیکھنے والے

سوادِ شام و صبح پَر تو ِ دل دیکھنے والے
ذرا خُود کو بھی دیکھ اُو جذبِ کاملِ دیکھنے والے

وہ آئینہ میں دیکھیں خُود کو آئینہ سے کچھ ہٹ کر
کہاں ہیں امتزاجِ حق و باطل دیکھنے والے

گرفتارِ نفس بھی جان دیتے ہیں اَسیری پر
کہاں ہیں وُسعتِ بربادیءِ دل دیکھنے والے

شہیدانِ اَلم سے ربط پیدا کرنہ اے ناصح
کہ کہتے ہیں اُنہیں سب ستمؔ قاتل دیکھنے والے

ادھر آ ہر قدم پر نقش منزل جلوہ گر کردوں
فلک کو یاس سے منزل بہ منزل دیکھنے والے

بہ ایں اندازۂ آتش نوائی سخت مشکل ہے
جو تھے وہ مَر چکے سب نبض محفل دیکھنے والے